نماز میں منہ سے استغفر اللہ نکل جائے تو کیا حکم ہے ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نماز میں ڈکار آئی اور منہ سے "استغفرُ اللہ "نکل گیا تو نماز کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں ڈکار آنے پر اگر منہ سے "استغفر اللہ "نکل جائے ، تو نماز نہیں ٹوٹتی ۔ کیونکہ "استغفر اللہ " دعا اور ذکر کے کلمات میں سے ہے ، اور نماز کے دوران دعا یا ذکر کے الفاظ اگر کسی کے جواب کے طور پر نہ کہے ہوں ، تو ان سے نماز نہیں ٹوٹتی ، جیسے اگر نمازی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہہ دے ، تو اس سے اس کی نماز نہیں ٹوٹتی ۔

ذکر اللہ بطورِ خطاب نہ ہو، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ، چنانچہ ردالمحتار اور البحر الرائق میں ہے (واللفظ للآخر) "لو قال العاطس لنفسه يرحمك الله يا نفسي لا تفسد لأنه لما لم يكن خطابا لغيره لم يعتبر من كلام الناس كما إذا قال يرحمني الله، وقيد بقوله يرحمك الله لأنه لو قال العاطس أو السامع الحمد لله لا تفسد لأنه لم يتعارف جوابا وإن قصده" یعنی : اگر نماز میں چھینک مارنے والے نے "یرحمک اللہ یا نفسی "(یعنی اے میرے نفس! اللہ تجھ پر رحم کرے) کہا ، تو نماز فاسد نہیں ہوگی ، کیونکہ جب نمازی نے دوسرے کو مخاطب نہیں کیا ، تو اس کے الفاظ لوگوں کے کلام میں سے شمار نہیں ہوں گے ، گویا اس نے کہا ہے "یرحمنی اللہ (یعنی اے اللہ مجھ پر رحم فرما)" ۔ (مصنف نے نماز فاسد ہونے والی صورت کو کسی کی چھینک کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنے کے ساتھ مقید کیا ، کیونکہ اگر چھینکنے والا یا چھینک سننے والا الحمد للہ کہے تو ان کی نماز فاسد نہیں ہوتی ، کیونکہ اس کا جواب ہونا متعارف نہیں ، اگرچہ وہ اس کا ارادہ کرے ۔ (البحر الرائق ، جلد 2 ، صفحہ 8 ، مطبوعہ : کوئٹہ)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے دوران نماز ذکر اللہ کرنے کے متعلق ردالمحتار میں فرمایا : "لو لم يقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظيم لا تفسد لان نفس تعظيم الله تعالى والصلاة على نبيه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لا ينافى الصلاة" یعنی : اگر اس نے (ذکر اللہ یا درود پاک سے) جواب کا ارادہ نہ کیا ، بلکہ ثناء و تعظیم کا ارادہ کیا ، تو نماز فاسد نہیں ہوگی ، کیونکہ فی نفسہ اللہ پاک کی تعظیم اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا نماز کے منافی نہیں ہے ۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ، جلد 2 ، صفحہ 460 ، مطبوعہ : کوئٹہ)

فتاوی نوریہ میں ہے "اگر قرآن کریم کے کلمات یا کلمہ طیبہ یا تسبیح کسی کے جواب میں کہے، تو مصرح کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، جبکہ بغرض جواب کہے، ہاں نیتِ جواب نہ ہو، تو پھر ان اذکار سے نماز قطعاً فاسد نہیں ہوتی۔" (فتاوی نوریہ، جلد1، صفحہ398، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4522

تاریخ اجراء: 17جمادی الاخریٰ1447ھ/09دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net